Registered   L. No. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۰)   ہر ہفتہ بروز جمعہ شایع ہوتا ہی - ۱۸ - مئی سنہ ۱۹۰۶ء   جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

مدراس کے بشپ صاحب ۱۲ اگست سے چھ ماہ کی رخصت پر تشریف لے جاینگے ڈینش مشن کی پچیسویں سالانہ جلسہ پر ڈنمارک کی کمیشن نے پادری جے لارٹس کی خدمات کی شکرگذاری میں شکرگذاری کا ایک ایڈریس پارچہ پر طبع کر کے اُن کے پاس بھیجدیا ہے - صاحب موصوف کے ہمخدمتوں نے بھی جو ہندوستان میں کام کرتے ہیں اسی قسم کا ایک ایڈرس ان کو دیا اور اس کے ساتھ ایک بڑی خوبصورت اور قیمتی کرسی بھی عنایت فرمائی ہے - **سی ایم الیس** کی کمیٹی نے ڈسٹرکٹ مطالعہ کی ترقی کی خاطر کیمبرج کے کرائسٹ کالج کے پادری جی - ٹی مینلی صاحب کو سیکرٹری مقرر کیا ہے - **نیپال** - دربار نے جو چار پائے اور پرندے حضور پرنس آف ویلز کی خدمت میں پیش کئے تھے وہ ۱۴ رمئی کو انگلستان بھیجدیے گئے ہیں - **ارادہ** کیا جاتا ہے کہ نظام شملہ تک جو ہندستی سڑک کی توسیع کی تجویز ہوئی ہے اس کے متعلق پیمائش بہت جلد عمل میں آئیگی - اس توسیع سے شملہ اور گنٹوک دواقعہ مغربی تبت) کے درمیان سلسلہ تجارت بہ آسانی جاری ہوگا - **رنگون** میں چیچک کا زور بیطرح بڑھتا جا رہا ہے اس وقت وہاں کے ہسپتالوں اور گھروں میں ۱۶۱۶ مریض زیر علاج ہیں - **لاہور** میں سررشتہ تعلیم کیطرف سے پراونشل ایک نہی فیزیکل لیبوریٹری تعمیر ہونے والی ہے - **۵ ر تاریخ** کو ۴ بجکے ۱ منٹ صبح کو دارجلنگ میں بھونچال کا ایک سخت دھکا محسوس ہوا اور قریب چار سیکنڈ تک رہا - لوگ نیند سے جاگ پڑے - ۸ ر تاریخ کو ۲ ۱/ بجے کے قریب شملہ میں بھی ایک ہلکا سا جھونکا بھونچال کا آیا - **پانڈی چری** میں ۷ ر تاریخ کو اس وقت جبکہ فرنچ چامبر آف ڈیپوٹی میں بھیجے جانے کے لئے ایک ممبر کا انتخاب ہو رہا تھا تو گئی ایک بلوے ہو گئے کہتے ہیں کہ اس بلوے میں جو بڑے جوش وخروش سے ظہور میں آیا تھا ۱۲ آدمی ہلاک ہوئے اور کتنی ایک زخمی ہوئے - پارلیمنٹ کے ۲۳۰ امیدواروں میں سے جنھوں نے کہ حال کے انگریزی انتخاب کے موقع پر شراب کی تجارت کی حمایت کی تھی صرف سات امیدوار انتخاب ہوئے - **بقول** انڈین ڈیلی نیوز مشرقی توسیع تار برقی کی کمپنی اس امر پر غور کر رہی ہے کہ ہندوستان - مصر اور جنوبی افریقہ اور انگلستان کے درمیان جو بحر قلزم کے راستہ پر ہیں نرخ تار برقی سے خبر رسانی کا کم کر دیا جائے - موجودہ نرخ عام فواید کی نظر سے بہت ہی زیادہ ہے - **انڈین** ٹریڈ جرنل کا بیان ہے کہ چونکہ ہندوستانی طلبا کے لئے یورپ میں رہنے اور تعلیم پانے پر ۱۸۰۰ روپیہ سے ۶۰۰۰ روپیہ سالانہ تک خرچ ہوتا ہے اور جاپان میں صرف ۲۷۰ روپیہ سے ۶۰۰ روپیہ سالانہ تک خرچ ہوتا ہے اس لئے ہندوستانیوں کو یورپ میں جانیکی بجائے جاپان میں جانا چاہئے کیونکہ مشرقی قوموں کے لئے مشرقی اقوام ہی زیادہ مناسب اور موزون ہیں - **برما** میں **پلیگ** کے بڑی سرعت کے ساتھ بڑھنے کے سبب سے بڑی بھاری تشویش اور خوف پیدا ہو رہا ہے - قریب ۳۰۰۰ آدمیوں کو پلیگ کا ٹیکہ لگایا گیا ہے کہتے ہیں کہ جنکو ٹیکہ لگایا گیا ہے انمیں سے سوائے ایک کے ابھی تک کسی کو پلیگ نہیں ہوا لوگ ٹیکہ پر بہت بھروسہ رکھتے ہیں - **بمبی** کے اندر ہفتہ مختتمہ ۸ رمئی میں ۱۹۳۲ اموات واقع ہوئیں - پلیگ سے ۸۱۲ آدمی فوت ہوئے **گذشتہ** سرما میں جاپان کے اندر شہتوت کے درختوں کو سخت نقصان پہنچا ہے اس لئے جاپانی ریشم بہت مہنگا ہوا ہے - جاپان میں بھونچالوں کی بھرمار ہے - اور جابجا زمین شق ہو گئی ہے اور بہت نقصان ہو گیا - **جنوبی فرانس** میں سیاہ اور سفید انگور بعض اوقات ایک ہی بیل میں لگتے ہیں - اس پیداوار کی ترکیب یوں ہے کہ ایک ٹہنی سفید اور ایک سیاہ تاک کی بیجاتی ہے اور دونوں کے سرون کو آپس میں خوب رگڑتے ہیں تا وقتیکہ وہ ہموار ہو جاوین اون کو اکٹھی باندھ کر زمین میں لگا دیتے ہیں - **ہانگ کانگ** میں ملازمت کا سوال بڑی خطرناک حالت میں ہے کہتے ہیں کہ چینی نوکر چور اور کینہ کیش ہوتے ہیں - چند ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ ہانگ کانگ پریس میں یہ بحث ہوئی کہ کیا چینی خانہ داری میں سے مردوں کو علیحدہ کر دیا جاوے اور ان کے عوض چینی لڑکیاں نوکر رکھی جاویں - **آسٹریلیا** وکٹوریا گورنمنٹ نے پنجاب میں اعلان دیدیا ہے کہ آمدِ جیوں کی آمد کے لئے ملک تیار ہو جاوے - **گذشتہ** سال ویلز میں سے پندرہ ہزار ۱۸۱ ٹن طلاے خام نکالا گیا - **گورنمنٹ** ہند نے منظور کیا ہے کہ امسال ۵۰۰ آدمی انڈین آرمی رزرو میں ایزاد کئے جاوین - **سودیشی تحریک** اس قدر زور دار ہے کہ گذشتہ پانچ سالوں کی نسبت امسال کلکتہ

ایڈیٹوریل نوٹس

ہندوستان میں ریوایول۔ یہہ بدیہی ہے۔ جس طرح ملکی اور مجلسی معاملات کے انقلابات اور تبدلات کے لئے مشہور اور خاص ہے اسی طرح مسیحی کلیساؤں کے درمیان ریوایول یعنی روحانی زندگی کے از سر نو محرک اور کارکن ہونے اور روح کے پھل لانے کے لئے خاص ہے۔ انگلستان۔ ویلز۔ آئرلنڈ۔ اسکاٹلنڈ وغیرہ براعظم یورپ میں اور آسام۔ بنگال۔ احاطہ بمبئی اور کچھ کچھ پنجاب براعظم ایشیا میں اس روحانی ترقی کے خاص خاص مرکز ہیں۔ جس کے لئے خدا کا ہزار ہا شکر ہو۔ کاشکہ دنیا کی تمام کلیسیائیں روح القدس کی زندہ کرنے والی طاقت سے زندہ ہوں مگر ساتھ ہی اس کے یہہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ ریوایول کے بارے میں اکثر غلط خیال بھی مروج ہیں۔ اور اس کا ظہور غلط اور ناواجب طور پر اور نامناسب اغراض سے بھی ہوتا ہے۔ بعض وقت لوگ اس عارضی جوش کو ریوایول تصور کر لیا کرتے ہیں جو کسی نہ کسی چلتے پرزے کے پُرجوش گیتوں سے معدودے چند اشخاص میں کسی نہ کسی دنیاوی غرض سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ آخر کو بُرا اور بھی ہو جاتا ہے۔ بعض وقت لوگ اس عارضی جوش کو ریوایول خیال کر بیٹھتے ہیں جو کسی فصیح واعظ کے وعظ یا لیکچر سے سامعین کے اندر چند یوم کے لئے پیدا ہو جاتا ہے اور نتیجہ اس کا محض گناہوں کا اقرار کرنا ہوتا ہے۔ بعض اوقات محض خود غرضی اور ذاتی مطلب کے لئے گیتوں کا ایک عارضی جوش اور کام کی ایک نمائشی اور چند روزہ سرگرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب مطلب بر آگیا تو بعد میں رفتہ رفتہ وہ جوش بھی فرو ہو جاتا ہے اور وہ شخص یا گروہ محض "ٹھنٹھنا تا پیتل اور جھنجھناتی جھانجھ" رہ جاتا ہے۔ اس کی نسبت کسی کا یہہ شعر بالکل راست معلوم ہوتا ہے ؎

چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ ہے
جو اٹھا شعلہ بھبوکا آخر ش کو راکھ ہے

بعض موقعوں کا ہمارا بھی چشمدیدہ بیان اُن کے امور کی تائید کرتا ہے۔ ایسے ریوایولوں سے بعوض یگانگت اور محبت اور فروتنی اور بہی خواہی عامہ کے تفرقہ۔ حسد وعناد۔ غرور اور خود غرضی اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ لوگ اُس ریوایول سے دلچسپی لیں زیادہ تر نفرت اور کنارہ کشی کی سوح لوگوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ لوگ ایسی مجلس سے میل جول بہت کم رکھتے ہیں۔ ایسے ریوایولوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ حقیقی اور عارضی ریوایولوں کے درمیان امتیاز کرنا چاہئے۔ میکانیی کے واقعہ کو دیکھو اور اس سے نصیحت پکڑو (اسلاطین ۲۲: ۱۵ سے ۲۵)۔ ممکن ہے کہ کوئی "جھوٹی روح" خداوند کے بندوں کے منہ میں پڑے اور انکو ترغیب دے" اور "غالب آئے"۔ خداوند کے قول کو یاد رکھو اور ہمیشہ اُس کو ہر کام میں اپنا محک بناؤ۔ "کہ درخت اپنے پھلوں ہی سے پہچانا جاتا ہے"۔

حقیقی ریوایول۔ مسٹر جی ایس ایڈی صاحب اپنی ایک چھوٹی سی انگریزی کتاب موسومہ "بیبلیکو" میں اس سوال کے جواب میں کہ "ریوایول کیا ہے" فرماتے ہیں کہ "ریوایول سے ہماری مراد مسیح میں مستقل زندگی اور غیر نجات یافتگان کی خدمت کے ادراک کے لئے پاک اور بیدار ہونا ہے"۔ کچھ ضرور نہیں کہ کلیسیا میں ظاہری نمود اور جوش ہو یا نہ ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ جذبات کا اشتعال بھی ہو یا نہ ہو۔ آگے بڑھکر مسٹر کلارک کی تعریف یوں پیش کرتے ہیں کہ ریوایول "لوگوں کے ایک جم غفیر میں روحانی سرگرمی کی ایک بڑی متواتر تحریک ہے جس کا نتیجہ بہت سے لوگوں کی نجات اور مسیحی زندگی کے معیار کا مستقل ارتفاع ہوتا ہے"۔ مسیحی مذہب کی روحانی ترقی میں مذہب کے ریوایول ایسے ضروری عناصر ہیں کہ مسیحیوں کو پُرفضل روح کی ایسی بڑی تحریکات کی قدر کرنے سے کبھی بھی باز نہ رہنا چاہئے"۔ "فضل کا کوئی ایسا کام غلطیوں سے مبرا نہیں ہے اس لئے کہ ذات انسانی ہرگز کامل نہیں ہے مگر پھر بھی دنیا میں روح القدس کے ذاتی کام تو ہیں جن سے خدا کی بادشاہت قدرت کے ساتھ آتی ہے"۔ ہم اصلی اور جعلی ریوایولوں کے درمیان گلتیوں ۵: ۱۹ سے ۲۳ تک کے مقام سے بخوبی امتیاز کر سکتے ہیں جہاں جسم کے اور روح کے پھلوں کی علیحدہ علیحدہ فہرست بتائی ہے جن سے ہم ہر ایک شخص اور اس کے کام کو پرکھ سکتے ہیں"۔ "اگر ہم روح کے سبب سے زندہ ہیں تو روح کے موافق چلنا بھی چاہئے۔ ہم بیجا فخر کر کے نہ ایک دوسرے کو چڑائیں نہ ایک دوسرے سے جلیں"۔

قضیہ باریسال۔ سر ہنری کاٹن کے سوال کے جواب میں وزیر ہند نے کہا کہ مذہبی جلوس اور قومی گیت گانے کا مقدمہ ایک عدالت نے طے کر دیا۔ کہ یہہ جلوس خلاف قانون تھے۔ اور اسپر میں غور کر رہا ہوں کہ یہہ پالیسی اچھی ہے یا بری۔ جن تین مشہور آدمیوں کے چوٹ لگی تھی۔ انکی طرف سے اپیل دائر ہو گیا۔ جوان نے مجسٹریٹ کے نام حکم جاری کر دیا۔ مسٹر اوڈنل نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ بنگال میں سخت بے چینی اور اضطراب حکام کی خلاف ضابطہ کارروائیوں کی وجہ سے ہی۔ اس لئے اسپر بحث کا موقعہ جلد دیا جائے وزیر اعظم نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا

دو مولویصاحبان اسلام کو ترک کرنے پر آمادہ ہیں۔

۲۲؍ پیساکھ سمت ۱۹۶۳ بکرمی کا ستیہ دھرم پرچارک جالندھر دھرم پال (عبد الغفور) کا ایک اپیل درج کرتاہے۔ اس میں بیان ہے کہ دو مولویصاحبان جو عربی فارسی میں ماہر ہیں اور انہیں سے ایک شاید لاہور میں ہے اور دوسرا دیوبند میں وہ مسلمانی مذہب کو چھوڑ کر ویدک دھرم میں آنا چاہتے ہیں۔ مگر سب سے پہلے دھرم پال جی ان کے گذارہ کا انتظام کرانا چاہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ "مگر گذارہ کا پربندھ ہونے سے پیشتر ان میں سے کسی کو بھی ویدک دھرم میں آنے کے لئے نمنترن نہیں دونگا"۔ اس فقرہ کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ کیا دھرم پال جی کے اعتقاد میں گذارہ کا پربندھ ایک دھرم کو چھوڑنے اور دوسرے دھرم میں آنے کے لئے کوئی لازمی امر ہے؟ فرض کیجئے کہ گذارہ کا پربندھ نہوا تو کیا یہہ درست ہوگا کہ وہ (آریہ خیال کے مطابق) اپنے جھوٹھے مذہب ہی میں رہیں اور ست دھرم کو گرہن نہ کریں؟ کیا ان مولویصاحبان نے اسلام اور ویدک دھرم کی پوری پوری تحقیق کرلی ہے؟ اگر کرلی ہے تو ضروری امر ہے کہ اس بات کا اعلان دیدیں۔ اور اسلام کے نقائص اور ویدک دھرم کے فضائیل اور اپنا پختہ ایمان اور یقین ظاہر کریں۔ یونہی خفیہ خفیہ محض گذارہ کے پربندھ کی شرط پر ایک مذہب کو چھوڑنا یا نہ چھوڑنا اور دوسرے مذہب میں شامل ہونا یا نہونا عقلاً درست نہیں۔ یہہ دینداری نہوگی مگر محض دین فروشی۔ اور دھرم پال جی کو بھی ایسا خیال اور ارادہ کرنا جیسا کہ مذکور ہوا نامناسب اور عقلاً واجب نہیں۔ ہم مذکورہ بالا مولویصاحبان سے اسلام کے قبح اور ویدک دھرم کے حسن کو سننے کے مشتاق ہیں۔ کیا انہوں نے عیسائی مذہب کی تحقیق بھی کرلی ہے؟ کیا وہ اپنے اعتقاد کے مطابق محمد صاحب کی شفاعت کے ذریعہ نجات حاصل کرنے کے عوض میں آواگون کے ابدی بندھن کو لینا قبول کرنے پر تیار ہیں۔ مولویصاحبان یاد رکھیں کہ اگر انکی تسلی اسلام سے نہیں ہے تو بالضرور آریہ سماج میں بھی نجات نہیں۔ اگر نیک اعمال ہی پر انکا بھروسہ ہو تو یہہ اطمینان رکھیں کہ ویدک دھرم میں اس سے بڑھکر کوئی اور اپائے نجات یا مکتی کا کلپ نہیں۔ دونوں میں مکتی کی کسی قسم کی امید نہیں مگر صرف خداوند یسوع پر ایمان لانے سے ہے جو اپنے بندوں کو بغیر اعمال کے محض ایمان سے نجات دیتا ہے اور آواگون کے ابدی چکر سے بالکل آزاد کرکے ہمیشہ کی خوشی عنایت کرتا ہے ؂

مسیحی کارندوں کے لئے ہدایتیں۔

۴۔ دعا۔ علیحدگی کا وقت۔

زندہ مسیحی کے لئے ضروری ہے کہ علی الصبح ہی کی عبادت بجالاوے یا دن میں کسی نہ کسی وقت علیحدگی میں دعا کرے۔ جب ہمارے نجات دہندہ کا بھی یہی معمول تھا (مرقس ۱: ۳۵) تو ہمارے لئے تو اشد ضروری ہے ایک دفعہ ڈاکٹر ڈیل نے ایک جماعت طلبار کو فرمایا کہ اے جوانو تمہیں بہت کام کرنے ہیں اور انکی تکمیل کے لئے تمہیں وقت خود نکالنا پڑیگا۔ مسیحی ایک غوطہ زن کی مانند ہے جو دنیا کے اندر غوطہ لگاتا ہے جہاں ایسے اسباب ہیں جو اس کی زندگی کو کچلنے کے در پے ہیں۔ وہ اس دنیا میں کام کی غرض سے تو ہے مگر اس کے ساتھ صحبت یا رفاقت کے لئے نہیں۔ اس کی زندگی آسمانی ہے۔ اس لئے اسکو آسمان کے ساتھ دائمی تعلق رکھنا چاہئے۔ حقیقی مسیحی کی زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں چھپی ہوئی ہے دعا بڑے زور سے اس سچائی کو جتلا رہی ہے کہ انسان خدا سے علیحدہ ہوکر ہرگز روحانی زندگی حاصل نہیں کرسکتا۔ مسیح خود علی الصبح عبادت کیا کرتا تھا یا باپ کے حضور دعا میں وقت بسر کیا کرتا تھا۔ لیکن اکثر مسیحی دعا اور خدا کے ساتھ رفاقت کے لئے وقت مقرر نہ کرکے عدم فرصتی کا عذر پیش کیا کرتے ہیں۔ لوتھر ان دنوں میں جب خاص طور سے اس کی طاقت کی آزمایش ہوتی تھی ایک گھنٹہ پیشتر دعا کے لئے اٹھا کرتا تھا۔ پڑھو پہلا زبور۔

اگرچہ دعا کے لئے وقت مقرر کرنا نہایت ضروری ہے مگر اتنا ہی کافی نہیں۔ حقیقی اور موثر دعا سب سے ضروری اور بڑی بات ہے۔ ایمان اور پاکیزگی جنکا پہلے ذکر ہوچکا بہت ضروری ہیں۔ موثر دعا کا ضروری بھید اوروں کے لئے فکرمند ہونا ہے۔ یہہ ہم کو خدا کے قریب لاتا ہے تاکہ ہم اوروں تک برکت پہنچانے کے لئے خود برکت پاویں۔ وہ شخص جو اپنے دوست کے دیر تک دعا میں طاقتور نظر آتا ہے (لوقا ۱۱: ۵) اگر وہ محض اپنے لئے درخواست کرتا تو اس کی درخواست میں زور نہ ہوتا مسیح کا جلال ایسی جگہ چمکتا ہے جہاں انسان اوروں کے لئے برکت کی تلاش کرتا ہے۔ وہ اوروں کے لئے اپنی تقدیس کرتا ہے۔ جب حقیقی سفارش کی دعا ہماری زندگیوں میں زیادہ جگہ حاصل کریگی تو ہم خدا کے ساتھ زیادہ طاقت حاصل کرینگے ؂

دعا۔ اے تو جس نے باپ کے ساتھ تمام رات دعا میں بسر کی جسکی زندگی کو باپ کے ساتھ ہمیشہ کی روحانی رفاقت سے پرورش حاصل کرنے کی ضرورت تھی مجھے سکھلا کہ کس طرح دعا مانگوں ؂

۵۔ بائبل۔ خدا کے نمونے۔

بائبل روح کی تلوار ہے۔ لوگوں کو تلوار کا استعمال سیکھنا ضروری ہے۔ استعمال سے بے بہرہ ہونیکی حالت میں اس کا مفاد ہی جاتا نہیں رہیگا بلکہ مہلک

ثابت ہوگی۔ اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہم بائبل کے استعمال سے بخوبی واقف ہوں۔ اس کی تواریخ کا بڑا حصہ سوانح عمری ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی زندگی کے لئے مکاشفہ حاصل کریں تو ہم ان زندگیوں کے بیانات کا مطالعہ کریں جو ہمارے مفاد کے لئے ہم تک پہنچایا بائبل میں ہم کو ایسے ذکر ملتے ہیں جنکو کسی قدر میری مانند زندگی کی مشکلات کا سامنا کرنا اور انپر غالب آنا پڑا (افرنتی ۱۰: ۱۱) میری راہ یہہ معلوم کرکے کہ خدا نے کس طرح اوروں کی مدد اور ہدایت کی صاف ہو جائیگی۔ وہ مسیحی جو بائبل کو پیار کرتے ہیں زمین کے نمک ہیں مگر وہ مسیحی جو اپنی بائبل کو پیار نہیں کرتا اور اس کا مطالعہ نہیں کرتا شخصی کام میں کامیاب نہیں ہوا۔ (اعمال ۱۸: ۲۸) اس وقت ہماری غرض یہہ ہے کہ ہر ایک مسیحی خدا کے کلام کے علم کی ضرورت کو زیادہ پہچانے (یوحنا ۵: ۳۸ و ۳۹)۔

یہہ روحانی آدمی کے لئے زندگی کی روٹی ہے۔ روحانی ترقی کے لئے بائبل کا باقاعدہ مطالعہ ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ جسمانی ترقی کے لئے باقاعدہ کھانا۔ جس طرح مقوی خوراک کے بغیر کوئی شخص مضبوط و تر و تازہ نہیں بن سکتا۔ اس طرح خدا کے کلام کی باقاعدہ مدد کے بغیر کوئی روحانی طور پر ترقی بھی نہیں کر سکتا۔ اگر کسی فوج کو رسد نہ ملے تو وہ فتح مند نہیں ہو سکتی۔ ہم کو بعض اوقات بڑا تعجب ہوتا ہے کہ کیوں ایسے انسانی گناہ کے مغلوب کیوں ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنی بائبلوں کو بند ہی رہنے دیں تو ایک نہ ایک روز ضرور کف افسوس ملنا پڑیگا۔ ایک دفعہ ایک وکیل نے جس کے پاس کام کی بہر مار رہتی تھی ایک پاسبان کو یہہ کہتے سنا کہ ہر شخص لگاتار ہفتوں تک علی الصبح اپنی بائبل پڑھنے سے ایسا عادی ہو جائیگا کہ اگر وہ ایک دن بھی اس کو نہ پڑھے تو اس کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا وہ دن رائیگان گیا۔ اس وقت تو وکیل صاحب کو اس بات کا یقین نہ آیا مگر اس نے کچھ عرصے کے لئے اس قول کی آزمائش کی۔ ایک روز وہ کسیقدر دیر سے اٹھا اس روز یا تو وہ ٹرین سے رہ جاتا یا بائبل کو نہ پڑھتا۔ بائبل کو بند چھوڑ کر چلدیا۔ یہہ عمل اس شخص کے لئے بڑی حیرانی کا باعث ہوا۔ اس روز اس کو ایسا محسوس ہوتا رہا کہ وہ اس دن کو رائیگان کھو رہا ہے۔ از ان بعد وہ ہر روز بائبل کا مطالعہ کرتا رہا اور اس کی اس نیک عادت کا ثمرہ مرغوب ہوا۔

دعا۔ اے مسیح! تو راہ حق اور زندگی ہے۔ تو نے تحریری کلام کو زندہ کلام میں ترجمہ کر دیا ہے۔ فضل بخش کہ میں بھی ایسا کرنے کے قابل ہوں۔

نامہ نگاروں سے درخواست

ہمارے پاس ماما لوالہ (بہار) کے اور مشر واعظ کے اور کئی ایک دیگر نامہ نگاروں کے مضامین پہنچ گئے ہیں۔ حسب موقعہ و گنجائش درج ہو جائینگے۔ ہمارے معزز نامہ نگار ذیل کی باتوں کا ضرور خیال رکھیں ورنہ عدم اشاعت مضامین کی شکایت معاف

(۱) مضامین اکثر بہت ہی بدخط ہوتے ہیں کاتب کو اس کے پڑھنے میں دقت ہوتی ہے۔

(۲) بعض مضامین رومن میں آتے ہیں مہربانی سے رومن میں نہ بھیجا کریں۔

(۳) مضامین مختصر اور پر معانی ہونے چاہئے تاکہ وہ ایک ہی اشاعت میں نکل جایا کریں اور نامہ نگاروں کو مضامین کے چھپنے کی انتظاری زیادہ نہ رہا کرے۔

(۴) ہم اپنے نامہ نگاروں کی اس مہربانی کے مشکور ہیں جو وہ اپنے اپنے مضامین سے ہم پر کرتے ہیں۔

مراسلات

ہمدردی

بعضوں کو ہمدردی حاصل کرنے کا سودا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اکثر غریب عیسائی جنکو روز کی روٹی تو خدا ہر روز دے رہا ہے مگر یا تو بیدانہ محبت سے یا دنیاوی عزت اور دولت حاصل کرنے کے واسطے چاہتے ہیں کہ امیر ان کے ساتھ ہمدردی کریں اور ان کے بچوں کی پرورش اور تعلیم اپنے بچوں کے برابر کرا دیں۔ یا بیوپار کے واسطے ان کو بہت روپیہ دیں۔ لیکن ایسا کرنا امیروں پر فرض نہیں۔ اس سے چند خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۱۔ غریب عیسائی لالچی اور سست بن جاتے ہیں

۲۔ وہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ ہم بھی اوروں سے بڑھ کر کوئی دیندار اور محبت اور نیکی والے شخص ہیں جس کے سبب فلانا امیر ہمکو اپنے برابر پیار کرتا ہے

۳۔ جن غریب عیسائیوں کو امیروں سے مدد نہیں ملتی ان کے دلمیں رنج اور حسد پیدا ہوتا ہے۔

جب میں مرقومہ بالا مضمون کو قلم بند کر چکا تو امرتسر کے مسیحی کے حصہ دوئم یعنے ۱۹۰۶ء کے جنوری کے سنڈے سکول میگزین کے صفحہ ۱۵۸ پر ہمدردی کا مضمون بہ عنوان بلند پروازی خیال میری نظر سے گذرا۔ جو خدا کے کسی برگزیدہ بندے جے منی لعل رائے صاحب نے لاہور سے لکھا ہے۔ ناظرین ضرور اس کو پڑھ کر برکت حاصل کریں۔ آمین۔

راقم

برخوردار خان از چبہ



قادیانی پیغمبر کی متانت تہذیب حقائق معارف

اور

اُن کے چیلوں کی سادہ لوحی کا نمونہ

ان دنوں بعد مدت کے مرزا قادیانی نے چشمہ مسیحی کے نام سے ایک ٹریکٹ ۳۲ صفحہ کا کتاب لاجواب ینابیع الاسلام کے جواب میں لکھا ہے اس کی نسبت جو کچھ میری رائے ہے۔ وہ میں تحفہ سرحد میں شایع کروا چکا ہوں۔ یہہ ٹریکٹ اس لائق نہیں کہ کبھی اس پر توجہ کریں۔ اس کا ہر ایک صفحہ گویا ایک گندی نالیوں سے ہے اور ہر ایک لفظ سے سخت بغض کی بدبو آتی ہے۔ مجھے تو یقین تھا۔ کہ خود مرزائی اس کو دیکھکر نفرت کرینگے لیکن بد دماغوں سے دنیا خالی نہیں۔ ۱۹ اپریل کا بدر دیکھکر میں حیرت میں آگیا۔ کہ ایسے سیاہ باطن بھی دنیا میں موجود ہیں۔ جو تاریکی کو نور پکار رہے ہیں۔ اور بڑے فخر سے اس بغض کو پبلک کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ قصور کے احمدیوں نے ۶ اپریل کو (بموجب تحریر بدر) ایک عام جلسہ کرکے یہہ ٹریکٹ تقسیم کیا۔ اور سکو سنا دیا۔ تاکہ قادیانی کے ڈھول کا پول ظاہر ہو۔ اس کے سنانے سے پیشتر انہوں نے عام جلسہ کے درمیان یہہ بیان کیا کہ حال میں ایک پادری صاحب نے رسالہ ینابیع الاسلام نام لکھکر شائع کیا ہے۔ جس میں اس نے مسلمانوں کے دل دکھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور قرآن پاک پر بیجا حملہ کرکے اپنے اندرونی بخل کو ظاہر کیا ہے۔ جسکو پڑھکر ہر ایک مسلمان کا دل کباب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ینابیع الاسلام کا جواب اس بافیرت مرد نے یعنے ہمارے آقائے نامدار حضرت سیدنا بروح القدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام ثم قادیانی نے نہایت متانت اور حقائق معارف سے تحریر فرمایا ہے"۔

جس مرد خدا نے ینابیع الاسلام کو دیکھا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس میں کسی قسم کے دل دکھانے والے الفاظ نہیں۔ اور نہ کوئی بیجا حملہ ہے۔ نہ تو حضرت محمد کے روش پر اور نہ ان کی پرائیویٹ زندگی پر۔ اس میں صرف اس بات کا بیان ہے کہ قرآن کہاں سے حضرت محمد کو دستیاب ہوا۔ یہہ کوئی بیجا حملہ نہیں تواریخی واقعات ہیں۔ محمدیوں کا کام ہے اسکو غلط ثابت کر دینا۔ یا آمناو صدقنا کہکے قبول کرنا۔ لیکن الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ایک چہ پدرچہ خبرہ۔ زید نے بکر کے گھر چوری کی۔ زید اسکو پکڑتا ہے۔ اور اپنے مال کا دعوی کرکے ثبوت پیش کرتا ہے زید اسکو کہتا ہے۔ کہ تو نے میری ہتک کی۔ تو مجھ کو چور بناتا ہے۔ مال تو بیشک میں نے تیرا چرایا۔ لیکن میں چور نہیں۔ میں تجپر ہتک کی نالش کرونگا۔ تو نے میرا دل دکھایا ہے۔ یہی ینابیع الاسلام کے ساتھ یہہ محمدی لوگ کرتے ہیں۔ خیر ان کی مرضی۔ وہ اندھے ہیں مجبور ہیں۔ لیکن حیرت یہہ ہے۔ کہ چشمہ مسیحی کی تحریر کو وہ نہایت متانت اور حقایق معارف بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ ینابیع الاسلام کی ایک بات کا بھی اس میں جواب نہیں میں پبلک کی آگاہی کے واسطے قادیانی احمد کی نہایت متانت اور حقائق معارف کی چند مثالیں چشمہ مسیحی سے پیش کرتا ہوں۔ ناظرین خود اندازہ کرلیں۔ کہ اس جھوٹے مسیح کی متانت کس درجہ تک ہے۔ عام بازاری آدمیوں سے بھی بہت کم پایہ کی ہیں یا نہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی کی نسبت کرزن گزٹ جلد ۶ عدد ۲۳ مطبوعہ ۳ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۴ کالم ۲ میں یوں تحریر کیا گیا ہے کہ

اگر دنیا کے تمام اوباشوں شہدوں اور پھکڑبازوں کو جمع کیا جاوے۔ جب بھی وہ سب ملکر مرزا صاحب کا مقابلہ نہیں کر سکتے"۔

اب اس کی تصدیق میں چند فقرات مرزا صاحب کی نہایت متانت اور حقائق معارف کے پیش کرتا ہوں۔

(۱) عیسائیت کے مکر و فریب — مقدمہ صفحہ ب

(۲) وہ قوم جسکا خدا مردہ۔ جسکا مذہب مردہ جسکی کتاب مردہ۔ جو روحانی آنکھوں کے نہ ہونے سے خود مردے ہیں۔ — صفحہ ۱ و ۲

(۳) اپنے مذہب کی ترقی دینے کے لئے افترا اور مفتریانہ تحریروں میں ہر ایک قوم سے سبقت لے گئے۔

(۴) طرح طرح کے افتراؤں۔ مکروں۔ فریبوں اور دھوکہ دہی اور محض جعلی اور بناوٹی باتوں سے۔

(۵) یہہ لوگ سیاہ دل لوگ ہیں۔

(۶) یہہ لوگ اُن ساحروں سے بڑھکر ہیں

(۷) انجیل مجموعہ مال مسروقہ ہے — ۲

(۸) عیسائی مذہب میں دین کی حمایت کے لئے ہر ایک قسم کا افترا کرنا اور جھوٹ جائز بلکہ موجب ثواب ہے۔ — صفحہ ۶ حاشیہ

(۹) مسیح کی خودکشی — ۴

واہ رے تیری متانت اور تہذیب سے حقائق و معارف

یہہ مذکورہ چند مثالیں میں نے مشتے نمونہ از خروارے پیش کی ہیں۔ مرزا کی تمام تصنیفات ایسی ہی بیہودگیوں سے بھری پڑی ہیں۔ جنپر کرزن گزٹ کی مذکورہ تحریر صادق آتی ہے۔ مجھے افسوس صرف اس بات کا ہے کہ اس کا نام نہایت متانت اور حقائق معارف رکھا ہے۔

ہم تو مرزا جی کے اس بات کے قایل ہوگئے۔ کہ مرزا جی کی چالاکیاں دنیا کے بیوپاریوں بلکہ خوجوں سے

حاشیہ۔ دیکھو ریویو آف ریلیجنس اردو جلد ۵ عدد ۴ بابت ۱۹۰۶ اپریل صفحہ ۱۳۰ سطر ۲۸ منہ

بھی بڑھگئیں۔ خوب دنیا کمانے کا ڈھنگ نکالا ہے۔ اور خوب دنیا کمائی ہے۔

یہہ چشمہ مسیحی مجھے ایک مرزائی نے دیکھنے کو دیا۔ میں نے اس کے عوض اس کو ضربت عیسوی دیکھنے کو دی۔ تو اس نے جواب دیا کہ "مجھے فرصت نہیں۔ یہانتک کہ مرزا صاحب کی کتابیں اور اخباریں بھی میں نہیں دیکھ سکتا" میں نے کہا کہ ایسے عدیم الفرصت نے پھر کیسے مرزا کو نبی ہادی قبول کر لیا۔ جواب دیا کہ یہہ بات اوروں سے سنے سنائے۔ کتابوں کے دیکھنے سے میں نے مرزاجی کو قبول نہیں کیا"۔

مرزاجی کے مرید قریباً سب ایسے ہی اشخاص ہیں۔ جنکو حق سے دشمنی ہے۔ اور باطل پرستی اپنا شیوہ بنا رکھا ہے۔ اور اس کا نام حق پرستی رکھا ہے ؎

برعکس نہند نام زنگی کافور

راقم ابوالفضل

کثرت ازدواجی

جناب پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب ایک درخواست نور افشان مطبوعہ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۱۶ء کالم اول میں بعنوان رسمی کلیسیا اور کثرت ازدواجی پیش کرتے ہیں معلوم نہیں کہ ہمارے مہربان اور لائق مصنف اس کی تشریح اوروں پر کیوں چھوڑتے ہیں حالانکہ ایسے مسائل دینی آپ ہی کی شان اور عظمت کا کام ہے کہ آن کو حل کریں مگر تاہم پادری صاحب کی درخواست پر قلم اٹھاتا ہوں خوشی سے منظور کرینگے۔ اور نیز امیدوار ہیں کہ اگر ہم سے کچھ غلطی یا کوتاہی ظہور میں آجائے تو پادری صاحب ہمارے مددگار ہوں گے۔ اور باقی ناظرین نور افشان پر فرض ہے کہ وہ ہارجیت کے معاملے کے درپے نہ ہو جائیں بلکہ حق اور اصلیت کو مدنظر رکھیں۔

واضح ہو کہ کثرت ازدواجی انسانی بناوٹ ہے نہ قانون قدرت یا الہٰی انتظام۔ شروع میں اول اللہ تعالیٰ نے ایک مرد اور ایک ہی عورت کو پیدا کیا اور اس کی تائید بھی ہمارے خداوند یسوع نے کی کہ خالق نے شروع میں ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت کو پیدا کیا متی ۱۹: ۴ پیدائش ۱: ۲۷۔

اور پھر جوڑا دو کو کہتے ہیں تین کو ہرگز کوئی جوڑا نہیں کہتا دو سے زیادہ کو پنجابی میں ہیر کہتے ہیں۔ دوئم کوئی حکم کتاب اللہ میں نہیں دیا گیا کہ انسان زیادہ عورتیں رکھے گو اکثروں نے کثرت ازدواجی کو روا رکھا مگر اس بات میں انہوں نے اپنی ہی مرضی پر عمل کیا نہ کہ خدا کے فرمان پر۔

سوئم کثرت ازدواجی کا بڑا انجام کلام الہٰی سے ثابت ہے لمک نے ایک جوان کو مار ڈالا۔

ابراہیم کے خاندان میں جدائی پڑگئی اسماعیل نے سارہ کی تحقیر کی سارہ نے ان کو جلاوطن کرایا بنی اضحاق اور بنی اسماعیل اور قتورہ کے بیٹوں کی آپس میں آجتک نہیں بنتی۔

لڑائیاں جھگڑے اور حسد اور رشک اور پھوٹ کثرت ازدواجی سے ہی وقوع میں آتی ہے۔ اور حضرت اسرائیل کے خاندان کی نااتفاقی کا خاص سبب یہہ تھا کہ وہ الگ الگ ماؤں کے فرزند تھے بھائیوں نے حسد سے یوسف بیچا روبن نے اپنے باپ کی حرم بلہاہ کو ناپاک کیا پیدائش ۳۵: ۲۲ آگے چلکر اسرائیل کے بارہ فرقوں میں کبھی پیوستگی نہ ہوئی افرائیمی نبی یہودہ کے دشمن اور یہودہ کے لوگ باقی فرقوں کے مخالف۔ ایک ہی ماں کے بیٹے ہوتے تو کیوں یہہ باتیں ظہور میں آتیں۔ کثرت ازدواجی نے حضرت داؤد کے گھر میں نفاق ڈالا۔ اور تلوار اس کے گھر سے نہ نکلی۔ امنون نے ابی سلوم کی ہمشیرہ تمر سے بدی کی امنون تو اخینوعم کے پیٹ تھا اور تمر معکہ کے شکم سے پیدا ہوئی حالانکہ یکے بھائی بہن تھے اگر الگ الگ ماں سے نہ ہوتے تو کیوں یہہ گناہ عظیم کرتے اور پھر اودنیاہ ابیتاگ شونمت کو کیوں چاہتا تھا اسلاطین ۱: ۵ آیت۔ پھر سلیمان جیسے عادل اور عاقل بادشاہ کو کس نے گرایا صرف کثرت ازدواجی نے۔

چہارم۔ کوئی آدمی دو یا زیادہ عورتوں کو اس قدر پیار نہیں کر سکتا جس قدر کہ شوہر کو اپنی بیوی کو پیار کرنا فرض ہے افسیوں ۵: ۲۸-۲۹۔ کوئی آدمی کسی دوسرے کے بدن کی ہمدردی نہیں کر سکتا جس قدر کہ وہ اپنے بدن کی کر سکتا ہے پس وہ کیونکر دو یا زیادہ عورتوں کی ہمدردی کرے جیسا اس کا فرض ہے۔

پنجم۔ جن جن قوموں یا ملکوں میں کثرت ازدواجی جائز و روا ہے ان کا کیسا برا حال ہے۔ ان کے گھروں میں کسقدر خرابی ہے ان کی عقل حیوانوں جیسی بھی نہیں ہے۔

ششم پھر تجربہ کہتا ہے کہ کثرت الزوجات درجہ انسانیت سے گرنا ہے۔ کیونکہ زیادہ جگہہ میں شہوت کو خرچ کرنا حیوانیت ہے کیونکہ بیل یا بکرا یا کوئی دیگر حیوان اپنے شہوت کو ایک پر بس نہیں کرتا وجہ یہہ ہے کہ وہ حیوان ہے اس میں تمیز اور عقل انسانی نہیں ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں جتنے مرد پیدا ہوتے ہیں اتنی ہی عورتیں بھی تولد ہوتی ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ایک جورو ایک ایک مرد کے لئے ہے۔ ورنہ سلسلہ تولید عورات کثرت سے ہونا چاہئے۔ اور مردوں کی پیدائش کم لیکن یہہ تو ہوتا ہی نہیں۔

ہفتم کلیسیا کی درستی اور مذہب کی شائستگی کو بحال رکھنے کے لئے یہہ ضرور ہے کہ کوئی عیسائی مرد ایک سے زیادہ عورت نہ کرے کیونکہ کلیسیا مقدسوں کی جماعت ہے۔

بوٹا مل مانانوالہ

تشریح آیت اتمطاؤس ۳: ۲

پس چاہیئے کہ نگہبان بے عیب ایک جورو کا شوہر پرہیزگار صاحب تمیز شائستہ مسافر پرور تعلیم دینے میں قابل ہو۔ یہہ سات صفات آیت مذکور الصدر میں پاسبان کے لئے مسطور ہیں ممکن ہے کہ کلیسیا میں سہواً یہہ عہدہ کسی ایسے آدمی کے ہاتھ آجائے جس میں کسی قسم کا عیب ہو کہ وہ ان صفات مذکورہ بالا میں قاصر پایا جائے یہہ تعلیم اس آیت میں ہرگز پائی نہیں جاتی کہ ایک جورو کا شوہر ہونا صرف پادری لوگوں کے لئے شرط ہے اور باقی آزاد ہیں ورنہ باقی صفات بھی سوائے خادم دین کے اوروں میں نہ ہونی چاہئیں ء

کیونکہ جھگڑالو پن اور بے تمیزی اور ناشائستگی اور مسافر پروری نہ کرنا اور تعلیم سے اوروں کو نہ فیض پہنچانا دائرہ عیسائیت سے خارج ہونا ہے۔

جب کہ باقی تمام صفتوں کا تمام مسیحیوں میں ہونا ضروری ہے تو کیا یہہ ضروری نہیں کہ وہ بھی ایک بیوی کے شوہر ہوں باقی طول دینا مجھے پسند نہیں اگر کسی کو اور طرح کا شبہہ ہو تو شاید طویل تشریح کی ضرورت ہوجائیگی فقط راقم ہوشامل پادری از مانانوالہ بار یو۔ پی۔ مشن۔

تاویل القرآن و ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

اُمید ہے کہ مضمون ذیل کو نور افشان میں جگہ دیکر راقم کو ممنون و مرہون فرمادیں گے۔

کہیں عیسائیوں کے اخلاق کریمانہ کی بدولت اس کتاب کی اسلامی دنیا کی کانے پانے میں بھی پہنچ گئی اور اس کے ماہوار۔ ریویو کے ایڈیٹر نے ماہ مذمان میں تیرا مہمان فرض کرلیا۔ سلسلہ احمدیہ کو بھی اس کتاب میں خطاب کیا ہے۔ اور آپنے دسمبر کے پرچہ میں کئے صفحہ سیاہ کرڈالے۔ پہلے فرقہ عیسوی کا جواب تو اپنے پیر سے لکھوالیا ہوتا جسمیں انسے خطاب کیا گیا ہو اس کا جواب آپ لکھتے کیا بھلا حضرت عیسوی کے مصنف کے سانحہ قادیان میں انصاف ہو یہہ کب ممکن تھا۔ اور ہم ایڈیٹر صاحب کے اس بڑا تبرکو نہ سمجھ سکتے اگر اُس نے اس کا خلاصہ خود ان الفاظ میں بیان کردیا ہوتا تب لگام ہو کر تو انسان جو چاہے کرے اس کے منہ کو کون پکڑ سکتا ہے یا اس کے قلم کو کون روک سکتا ہے۔ اور ہم بھی ایڈیٹر صاحب کی اس دلیرانہ حق آزادی میں خلل نہیں ڈالنا چاہتے۔ تاویل القرآن کی تہذیب و شائستگی تو اس پایہ کے ہے کہ اہل تہذیب اس کی قسم کھائیں تو بجا ہے۔ سنیوں میں خواجہ غلام الثقلین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈیٹر عصر جدید نے صاف کہدیا کہ کتاب تہذیب سے لکھی گئی۔ اور شیعوں میں مرزا محمد ہادی۔ بی۔ اے ایڈیٹر الحکم لکھنؤ نے سارٹیفکیٹ دیدیا کہ۔ یہہ کتاب نہایت متانت سے لکھی گئی ہے ہم مصنف تاویل القرآن کی متانت اور تہذیب کی داد دیتے ہیں۔ مگر قادیانی مسیح اور مہدی کا متعصب چیلا یوں کہتا ہے کہ " مصنف نے اپنی گندی فطرت کا اظہار ان الفاظ میں کیا اور تین لاکھ انسان کا دل دکھایا " ہمیں ان لوگوں کی تعداد سے غرض نہیں۔ مگر قیاس نہیں چاہتا کہ گذشتہ مردم شماری میں کوئی بڑی غلطی رہگئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ایسے کچھ رفتاروں کیواسطے تو اہانت المؤمنین ہی موضوع تھی۔

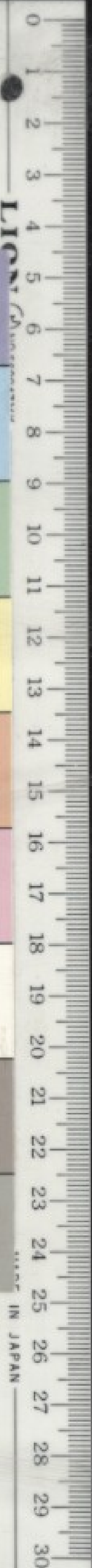
قرآن کی اصل تفسیر پر بحث کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب اپنی کہنہ عادت کے موافق اس آیت کے بارہ میں جھگڑنے لگا دیتے ہیں ان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین یقرءون الکتاب من قبلک "۔ یونس ع جسمیں آنحضرت کو مخاطب کرکے کہا۔ اگر تجھ کو شک ہو اس چیز میں جو ہم نے تیری طرف اُتاری تو پوچھ لیا کر ان لوگوں سے جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے آتے ہیں " وہ کہتا ہے کہ مخاطب اس میں آنحضرت صلعم نہیں بلکہ شک کرنے والے لوگ ہیں " ہم پوچھتے ہیں کہ اگر شک کرنے والے کوئی ربی ہووے یا عالم عیسائی ہو تو اس سے بھی یہی کہا جاویگا " فسئل الذین یقرءون الکتاب من قبلک حالانکہ وہ خود ہی کتاب پڑھتا رہتا ہے۔ یہاں صرف آنحضرت ہی مخاطب اور کوئی نہیں۔ قرآن شریف کو کھول کر ملاحظہ کرلو کہ اس آیت کے شروع ہی میں آنحضرت ہی مخاطب ہوتے گئے ان ربک یقضی بینہم یوم القیامۃ فیما کانوا فیہ یختلفون " یعنی جس امر میں وہ اختلاف کرتے ہیں خدا قیامت کے روز ان میں فیصلہ کریگا " اور پھر اس خطاب کے آخر میں آیا ہے۔ ان الذین حقت علیہم کلمت ربک لا یؤمنون یعنی جنپر تیرے رب کی بات پوری ہوچکی وہ ایمان نہیں لاوینگے " جس طرح ان دونوں جگہوں میں مخاطب آنحضرت ہیں اسی طرح یہاں پر بھی آپ ہی مخاطب ہیں یوں تو آپکو اختیار ہے جو چاہو سو کہدو۔ مگر خود ایڈیٹر صاحب جانتے ہیں کہ آیت کا مفہوم بگاڑنا اس کے اختیار میں نہیں چنانچہ بطور پیش بندی کے مان بھی لیا کہ آنحضرت ہی مخاطب ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ اگر بفرض محال یہہ بھی مان لیں کہ خطاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی ہے تو پھر بھی کہا تو یہہ گیا ہے کہ اگر تمکو شک ہو قرآن کے من جانب اللہ ہونے میں " ابھی تو بحث نفس خطاب سے ہے جبکہ اسمیں آپ بھول بھلیاں میں پھنسے ہوئے ہیں تو خطاب کے مفہوم کو کیا خاک سمجھئے صیغہ خطاب اور سیاق و سباق کا قرینہ الیسار بردست ہے کہ کوئی شخص جو بے شرمی و ہٹ دھرمی کے ہاتھ تک بک چکا ہو اس بحث میں تحقیق کی دعوے کے ساتھ

یہہ بات زبان سے نکلانے کی جرأت نکریگا کہ اس آیت میں مخاطب انحضرت نہیں ۔ چنانچہ بڑے کٹّے اور پکے اور بافہم محقق مسلمان مولوی حافظ نذیر احمد دہلوی آیت کا ترجمہ کھلے الفاظ میں یہہ کرتے ہیں اے پیغمبر یہہ قرآن جو ہمنے تمہاری طرف اتارا ہے اگر بتقاضائے بشریت اسکی نسبت تمکو کسی قسم کا وہمہ ہو تو تمسے پہلے بھی کتابیں اتری ہیں جو لوگ اُن کتابوں کو پڑھتے ہیں ان سے پوچھ دیکھو۔“ یہہ مولوی صاحب اردو میں آپ کے پیر و دستگیر سے اور عربی میں آپ کے پیر کے پیر نور الدین سے اور عقل و شعور و معنی فہمی اور آدمیت میں ساری قادیان کے نزلے باوا آدم سے نیزوں نکبہ یوں بالسوں بڑے ہوئے ہیں ۔ ابھی آپ نے صاحب تفسیر جلالین کی سنی ہوتی جو بڑا معتبر گنا جاتا ہے اُس نے بھی بلا درنگ لکھدیا ۔ فان کنت یا محمد“ اور آپکا امام مفسرین جار اللہ تاج الاسلام فخر خوازم محمود بن عمر الزمخشری صاحب تفسیر کشاف جس کے علامہ ہونے میں کسیکو شک نہیں اپنی تفسیر کشاف میں صراحةً محمد صاحب ہی کو مخاطب ان چکاہے جنکی عبارت درج ذیل ہے“۔ فان قلت کیف قال الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (فان کنت فی شک مما انزلنا الیک) مع قولہ فی الکفرۃ وانہم لفی شک من مریب اقلت“ اس پورہ جملہ کا تلخیص ترجمہ یہہ ہے ۔ اگر معترض اعتراض کرے کہ خدا نے محمد صاحب کو کفار کے ساتھ شک میں کیوں شریک کیا ۔ تو جواب یہہ ہے“ اور شر ذمہ قلیل کا یہہ قول کہ یہاں مخاطب امت مرحومہ ہے ۔ سیاق و سباق کلام اور قواعد نحویہ کے بالکل مخالف ہے ۔ کیونکہ اگر مخاطب امت ہوتی تو یوں کہتا ۔ فان کنتم فی شک مما انزلنا الیکم“ چنانچہ قرآن شریف کی طرز اسلوب بھی ایسا ہی ہے کہ جہان مخاطب آنحضرت کی ماسوے ہے ضمیر یا صیغہ جمع سے خطاب کیا ہے چنانچہ مثال کے طور پر چند آیات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ۔“ وانزلنا الیکم نوراً مبیناً ان کنتم فی شک مما انزلنا علیٰ عبدنا“ ان ربک یقضی بینہم یوم القیامۃ“ ان عندکم من سلطان بھذا اتقولون علی اللہ مالا تعلمون ۔ جن کلموں پر خط کھینچا گیا ہے یا تو ضمیر جمع ہیں یا صیغہ جمع ۔ اور جہان آنحضرت کو خطاب کیا ہے غالب اوقات صیغہ یا ضمیر واحد سے خطاب کیا ہے ۔ چنانچہ“ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً ووجدک ضالاً فہدیٰ“ قل تعالوا الیٰ کلمۃ سواءٍ بیننا وبینکم“ لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین“ ان ربک یقضی بینہم یوم القیامۃ ۔ وغیرہ ۔ نیز تفسیر بیضاوی سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مخاطب تو آنحضرت ہیں مگر مراد اس سے امت ہے چنانچہ لکھا ہے کہ قیل الخطاب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم والمراد امتہ او لکل من یسمع“ خیر جو کچھ ہو ہمارا مطلب بھی امت ہی سے ہے اور مصنف تاویل القرآن نے بھی کتاب آنحضرت کیواسطے نہیں بلکہ امت مرحومہ کیواسطے لکھی ہے ۔

اس آیت میں صریح یہہ الفاظ ہیں ۔ مما انزلنا الیک“ جسکا مفہوم بہ تبدیل ترتیب بالکل وہی ہے جو ہم اس آیت کے معنی میں پاتے ہیں“ کتاب انزلناہ الیک مبارک“ ۔ یہہ کتاب جو ہمنے تیری طرف اتاری ہے مبارک ہے ۔ ص ع ۔ مگر اڈیٹر صاحب فرماتے ہیں“ وہی انزلنا الیک ۔ سے اور جاءک الحق سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ مخاطب نبی کریم صلعم ہیں کیونکہ قرآن شریف میں بار بار کفار کو مخاطب کرکے یہہ کہا گیا ہے کہ تمہاری طرف یہہ ذکر اتارا گیا“ افسوس نہ اڈیٹر سیاق و سباق کے صیغہ خطاب کا خیال کرتا ہے نہ ہم معنی دوسری آیت کا نہ مفسرین کی عام رائے کا اور نہ وہ اپنی ادعائے معنی پر کوئی سند دیتا ہے ۔

گرہم اسکو معذور رکھتے ہیں کیونکہ انکی تحریر تو مرزا جی کے واسطے ہے جنکو نہ اصول مناظرہ سے غرض نہ عقل و شعور سے اُن کے لئے عربی بولنے والی مرغی کی بولی کافی ہے ۔ وہی مرغے کی ایک ٹانگ ۔ اڈیٹر بیچارے کی سمجھ میں یہہ تو آ نہیں سکتا کہ جب آیت کے اندر شک کا ذکر ہے اور شک کرنیوالے کا دفع شک کی تدبیر بتلائی گئی تو پھر یہہ کہنا کتنا لغو ہے کہ حضرت کے پاس شک کا واہمہ بھی پھٹک نہیں سکتا“ انکو کبھی ایک لحہ کیلئے بھی یہہ واہمہ نہ ہوا تھا کہ وہ کلام جو آپ پر اتارا جاتا ہے وہ خدا کا کلام نہیں“ اور“ آنکو حق الیقین تھا“ ہم کہتے ہیں تمہارا خیال باطل ہے جب شک و واہمہ کا وجود خود نص قرآنی سے ثابت ہے تو انکار کی گنجایش کہاں مگر ہم اسکو سمجھا دیں کہ حضرت کو اگر حق الیقین ہوگیا تھا تو بس اسی لئے کہ جہان انکو شک ہوتا تھا وہ تاریخ فرمان الٰہی ہوکر فوراً اہل کتاب سے پوچھ لیا کرتے تھے اور شک کو رفع کر لیتے تھے ؛

اڈیٹر کو تاریخ الاسلام کا علم نہیں ورنہ روایات صحیح سے ثابت ہے کہ غار حرا میں ابتداء نزول وحی سے حضرت کو شک ہوا اور بہت بڑا شک آپ کو شک ہوا کہ مجھ پر شیطان مسلط ہوگیا پھر آپ نے سمجھا کہ میں کاہن ہوگیا یہان تک کہ پہاڑ سے کود کر خودکشی کرنا چاہتے تھے حضرت خدیجہ آپکو عیسائی راہبوں ورقہ وغیرہ کے پاس لیگئیں انہوں نے علامات پہچان کر اطمینان دلایا کہ تم پر شیطان کا سایہ نہیں بلکہ جبرئیل کا نزول ہے تم کاہن نہیں ہو جان ست دو ۔ روضۃ الصفا جلد دوم مطبوعہ بمبئی ۱۲۶۰ھ ۳۳ و ۳۲ تاریخ طبری فارسی اور ابن ہشام مصری ص ۴۳ جلد اول) اور نیز باب بدالوحی مشکوٰۃ کتب سیر و احادیث کی ضرورت ہی کیا ہے ۔ خود قرآن میں حضرت کے اس شک و شبہ کی تاریخ موجود ہے شک آنحضرت کو اس درجہ کا تھا کہ رفع کرنے کے لئے صاحب قرآن کو علم کی قسم کہا کر کہنا پڑا تھا کہ تم پر جن و شیطان نہیں ہے



دیکھو آیت والقلم وما یسطرون ما انت بنعمۃ ربک بمجنون فلا تطع المکذبین "قلم کی قسم ہے اور جو کچھ لکھتے ہیں کہ تو اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں اور فرمان بردار مت ہو جھٹلانیوالونکا" سورہ ن یہاں دو باتیں قابل غور ہیں حضرت کو فرشتہ ظاہر ہو کر وحی لاتا تھا آپکو شبہ ہوتا تھا کہ میں کاہن ہوں شیطان یا جن مجھ پر ظاہر ہو کر کچھ کہہ جاتا ہے یقین دلایا کہ تو مجنون نہیں ہے۔ اور مجنون کے معنے ہے وہ شخص جس پر جن یا شیطان مسلط ہو جاوے۔ صراح میں لکھا ہے کہ جن بالکسر پری دیو خلاف الانس۔

یعنی پری کو کہتے ہیں جو انسان کے برخلاف ہے اور مفسر بیضاوی سورہ جن کے لفظ جن کے تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "والجن اجسام عاقلۃ خفیفۃ تغلب علیہم الناریۃ او الہوائیۃ وقیل نوع من الارواح المجردۃ وقیل نفوس بشریۃ مفارقۃ عن ابدانہا" یعنی جن ایک عقلمند جسم ہے جن پر آگ یا ہوا غالب ہے اور بعض کے نزدیک روح مجردہ ہے اور بعض کے نزدیک نفس بشریہ ہے جو مرنے کے بعد بدن سے جدا ہوتی ہیں" چونکہ مجنون صیغہ مفعول ہے لہذا اس کے معنے یہہ ہوگا دیوانہ یعنی جن پر شیطان وغیرہ مسلط ہوا ہو۔

دوسرا "لا تطع المکذبین" ہے جو برابر ہے آیت متنازعہ کے فقرہ "لا تکونن من الذین کذبوا بایات اللہ" کے پس معلوم ہو گیا کہ ایڈیٹر نے کیسا خرافات سے کام لیا ہے یہہ کہہ کر کہ خطاب آیت زیر بحث میں کسی اور کو ہے۔ آیات الہیٰ کے لانیوالے تو خود آنحضرت صلعم تھے پس تکذیب کرنے والا کوئی اور گروہ ہے۔" غرض آنکہ قرآن کے من جانب اللہ ہونے میں جو شک حضرت کو ہوا تھا اس کی نفی کی گئی اور شک سے بچایا اور اہل کتاب کے تابع کر کے ایمان میں مضبوط کیا۔

غالباً تاویل القرآن پر یہہ آپکا پہلا اور سب سے عمدہ اور لغو وار ہے اور پھر آپکو یہہ جو صلاح ہے کہ اس کا جواب مفصل الگ بھی شایع کیا جاویگا" ہم آپ کی قوت دیکھ چکے آپ ناحق تکلیف فرما دینگے ہمکو تو یقین نہیں کہ زبدۃ المتکلمین اکبر مسیح صاحب آپ جیسوں سے مخاطب ہوں۔ پہلے آپ زبان و قلم کو پلیدی سے صاف کریں پھر دہلی جاکر کچھ اردو کا لکھنا اور بولنا سیکھیں اور سب سے زیادہ اہل اللہ کر سے تہذیب و شائستگی سیکھیں پھر مصنف تاویل القرآن سے باادب کلام کریں۔

فقط نیاز مند و خیر خواہ سلطان محمد ہیڈ مولوی کرائسٹ چرچ ایس۔ پی۔ جی مشن کانپور۔

چینی لونڈی

سلسلہ کیلئے گزشتہ اشاعت سے آگے دیکھو

"نہیں۔ اور اگر بالفرض وہ جاتی بھی تو کچھ فائدہ نہ ہوتا۔ کیونکہ عورت نے جو اس انتظام کے لئے آئی تھی اس نے ہو کی لڑکی کے لئے ۔۔ ۱۰ ڈالر دیئے گئے ہیں اور ہو نے اس قدر روپے کے مقابلے میں آدمی یا لڑکی کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ وہ جلدی ہی اس کو بیاہ دینا چاہتا ہے"

ایک دو عورتیں بول اٹھیں" ۔۔ ۱۰ ڈالر! اس جان کے باپ کو اپنے بیٹے کے واسطے بیوی کی اشد ضرورت ہوگی۔ اس سبب سے وہ اس قدر روپیہ دینے کو تیار ہے۔ ہر ایک شخص قریباً اُس سے آدھے روپے پر لڑکی دینے کو تیار ہوگا۔ آج کل ہم سے لیکر ۶۰ ڈالر تک بیوی مل سکتی ہے"؟

ایک عورت نے کہا" اگر آدمی اچھا ہو تو اس قدر روپیہ پر بیوی مل سکتی ہے مگر میں کہتی ہوں کہ ٹان لم کا بیٹا میری بیٹی کو ہزار ڈالر پر بھی نہیں لے سکتا۔ میں اس کا مرجانا پسند کرونگی بہ نسبت اس کے کہ وہ زندگی بھر کے لئے ایسے شخص کی لونڈی ہونے کے لئے فروخت کی جاوے ویتا ایک نہ ایک دن ہو سے حساب لیں گے اُس دن اس کو ۔۔ ۱۰ ڈالر بہت نہیں معلوم ہونگے"۔

اس نے لنگ سو سے اپنی لڑکی کی شادی کی نسبت کچھ ذکر نہ کیا وہ سوائے کام کا حکم دینے یا نقص نکالنے کے شاذ و نادر ہی اس سے کوئی بات کرتا تھا۔ اپنی لڑکی کی منگنی کرنے کے بعد کچھ دن تک تو لنگ سو سے بہت اچھا سلوک کرتا رہا مگر جلدی ہی اس میں تبدیلی ہونی شروع ہوئی یہاں تک کہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو گیا؟

ایک روز لیان کی والدہ ہو سو نے لنگ سو سے کہا کہ "لیان کی تو جلد شادی ہو جاویگی اور وہ اپنے سسرال میں جا رہیگی اور اس وقت میری کوئی بیٹی نہ رہیگی؟ لڑکی نے کہا" میں تمہاری بیٹی ہونگی۔ کیا میں ہو سکتی ہوں؟ جب سے میں یہاں آئی ہوں مجھے ماں کی بہت ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کیا آپ مجھ کو اپنی چھوٹی بیٹی بنا لوگی۔ جو کچھ آپ حکم کروگی میں وہی کیا کرونگی"

"لیان کا باپ مجھے اجازت نہ دیگا کہ میں تمہیں اپنی بیٹی بنا لوں لیکن جب اکیلے ہونگے تو تم میری بیٹی ہوگی ہم یہہ اس کو نہ بتا دینگے"

لڑکی نے کہا" میں خوش ہوں کہ آپ میری ماں ہونگی خواہ تھوڑے ہی عرصے کے لئے کیوں نہ ہو"۔

اس وقت اس کے چھوٹے دل میں ماں کے لئے ایسی زبردست خواہش پیدا ہوئی کہ لڑکی نے اپنے بازو ہو سو کے گلے میں ڈال دیئے اور اپنے ننھے سے چہرے کو نئی ماں کے چہرے کے ساتھ زور سے لگا کر ظاہر کیا کہ وہ کیسی تنہائی کو محسوس کرتی تھی اور اس کا دل محبت سے ان کے لئے کیسا ترستا تھا۔

چھوٹی لڑکی بہت دیر تک اپنی اُس محبت کی سیری نہ کر سکی۔ ہو کے قدموں کی آواز سنائی دی اور اس نے اپنی کرخت آواز سے لنگ سو کو بلایا اور کہا" تم کس لئے

اسوقت تک گھر میں رہی اور کام کے لئے کھیت نہیں گئی"۔

لڑکی نے بتایا کہ میں نے اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ اس نے جانا کہ اگر میں اُس کو یہہ بتاؤنگی تو وہ کہیگا کہ اور بہت سا کام کرنے کے لئے مل سکتا تھا۔ جواب دینے سے وہ زیادہ غصہ ہو جاتا اس لئے وہ چپکے سے کھیت کو جانے کے لئے تیار ہو گئی۔ لیکن ہو غصہ میں بھرا تھا اور لڑکی کو گھر میں دیکھکر اس کا غصہ اور بھی بھڑک اُٹھا اور اُس نے اُس چھڑی سے جو اس کے ہاتھ میں تھی لڑکی کے سر پر ایسے زور سے مارا کہ وہ چیخ مار کر بے حس و حرکت زمین پر گر پڑی۔ ہوسو لاٹھی کی آواز اور لڑکی کی چیخ سنکر کمرے سے باہر دوڑی آئی اور دیکھا کہ لڑکی مردہ سی پڑی ہے۔

اُس نے کہا تم نے تو لڑکی کو مار ڈالا ہے"۔

جب وہ چھوٹی لڑکی کو اٹھانے کے لئے جھکی تو ہو نے وحشیانہ طور سے اُسکو بازو سے پکڑ کر دھکا دیا اور کہا اپنے کمرے میں جاؤ اور میری لونڈی کو یہاں پڑی رہنے دو۔ وہ مری نہیں۔ دیکھو وہ حرکت کرتی ہے وہ جلدی اچھی ہو جائیگی۔ ایسی سست لونڈی قتل کے لائق ہے۔

ہوسو کو واپس جانا پڑا لیکن اُس نے دیکھ لیا کہ ننگ سو کو سخت چوٹ نہیں آئی صرف صدمے سے بے ہوش ہو گئی ہے۔ اس طرح سے لڑکی کی جو بھی خوشی دیر تک قائم نہ رہی وہ محض لونڈی ہی رہی۔

راقم
این۔ پی۔ ڈمی۔ لودیانہ

بانکی پور میں برہمو سماج کی شریف بیبیوں نے ایک "اتحاد الاطفال" قائم کیا ہے جس کا یہہ منشا ہے کہ انکو اعلیٰ اخلاقی اور صحت اور بے عیب تعلیم دیجائے

ناجائز بیویاں و ناجائز بپتسمہ

مضمون بحث

کسی غیر مذہب کا آدمی جو ایک سے زیادہ بیویاں رکھتا ہے یا عورت جو ایک سے زیادہ مرد رکھتی ہے اگر وہ مرد اور اس کی بیویاں یا وہ عورت اور اس کے شوہر خداوند یسوع مسیح پر ایمان ظاہر کریں اور بپتسمہ چاہیں تو اُن کو بپتسمہ دینا واجب ہے یا نہیں؟

ایسے بپتسمہ کے جواز کے حامی حسب ذیل استدلال کرتے ہیں۔

(۱) یہہ کہ ۱ تمطاؤس ۳: ۲ میں نقطیا سبان کی نسبت مطلوب ہے کہ نگہبان ایک بیوی کا شوہر ہونا چاہئے۔ لیکن وہ جنکی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں یا وہ عورت جس کے ایک سے زیادہ شوہر ہوں (مقابلہ کرو ۱ تمطاؤس ۵: ۹)۔ اُس کو یا انکو بپتسمہ کے ذریعہ کلیسیا میں شامل کر لیا گیا تھا اور اب بھی کرنا چاہئے۔

(۲) کثرت ازدواجی بجائے خود اخلاقی گناہ نہیں ہے چنانچہ عہد عتیق کے زمانہ میں بزرگ لوگ مثل ابراہام اور یعقوب اور داؤد اور سلیمان ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے تھے لیکن اس سبب وہ خدا کی برکتوں سے محروم نہیں کئے گئے تھے بلکہ وہ صاحب الہام اور مکاشفہ بھی تھے۔ لہذا ایسے متلاشیوں کو جو ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے ہیں کلیسیا کی برکتوں سے محروم رکھنا نامناسب ہے۔

(۳) ایسے متلاشیوں کو یہہ کہنا کہ اپنی بیویوں کو سوائے ایک کے طلاق دے دیں خداوند کے حکم کے برخلاف ہے۔ کیونکہ اس نے بغیر زنا کے کسی اور سبب سے طلاق دینے کی سخت ممانعت فرمائی ہے (متی ۹:۱۹)

(ان معقولات کی تحقیقات آئندہ پرچہ میں ہوگی) ٹھاکر داس

رسید زر

بابو گیان مسیح میرپور	۱۲؍
پادری اے۔ ای۔ بال۔ کوئٹہ	۱؍
مسٹر جانکی ناتھ سنتوکھ ماجرہ	۱۲؍
مس ای۔ ایچ سنگھ پسرور	۱؍
پادری ایم۔ سی۔ چیمبرس گوجرانوالہ اشتہار	للعہ
ڈاکٹر ایس۔ مسی۔ رتلام	۱؍
پادری ڈبلیو۔ بیری۔ نوکھالی	۱؍
مسٹر ایس۔ سموئیل	۱۰؍
مسٹر جے۔ موزس بھرتپور	للعہ
مسٹر جی۔ ایچ۔ فرائے۔	۱؍
مسٹر امیر خان ٹانڈہ	۱؍
پادری ڈبلیو ملیچ۔ گرے	۱؍
مسٹر جیبیری سنگھ رامپور	۱؍
مسٹر ایچ۔ مارٹین۔ شاہ پور	۱؍

اشتہار

اشتہار ۱ـ عـ۲

انڈین سنڈے سکول یونین کا سالانہ امتحان امسال مورخہ ۱۴ر جولائی کو ہوگا۔ امتحان کا مضمون سنہ ۱۹۰۶ء کی پہلی ششماہی کے سبقوں اور انکی سنہری آیتوں میں سے ہوگا۔ اس امتحان میں ہند کا کوئی سنڈے سکول استاد یا طالب علم خواہ وہ مسیحی ہو خواہ غیر مسیحی شامل ہو سکتا ہے سوالوں کے پرچے مختلف زبانوں میں تیار کئے جائینگے تحریری امتحان دینے والوں کے پانچ فریق ہونگے یعنے استادوں کا فریق۔ سینیر طلبا کا فریق جن کی عمر اٹھارہ برس سے زیادہ ہو۔ مڈل طلبا کا فریق جنکی عمر ۱۳ اور ۱۸ برسوں کے درمیان



ہو۔ جونیر فریق جنکی عمر ۱۳ سال سے کم ہو۔ علاوہ برین جونیر فریق والون کا تقریری امتحان بھی ہو سکتا ہے۔ جو طلبار کامیاب ہوں گے انہیں سرٹیفکیٹ ملینگے۔ پنجاب کے امیدواران میں سے اگر کوئی امیدوار کچھ دریافت کرنا چاہے یا سوالوں کے پرچے لینا چاہئے وہ ۹ جون سے پیشتر پادری فریڈرک جے نیوٹن صاحب جالندھر شہر سے دریافت کر سکتا ہے ؛

ضرورت

گراموں فون باجے کے ساتھ رہنے اور شہروں میں لے جانے کے لئے ایک انگریزی دان مسیحی کی ضرورت ہے تنخواہ معقول دی جاوے گی درخواستین پتہ ذیل پر بہت جلد آنی چاہئیں فقط

المشتہر

سموئیل ڈکٹر شاہ حاجی پورہ شہر سیالکوٹ

اشتہار

جھنگ بار مشن کے لئے چند کارندونکی ضرورت ہے

(۱) ایک اسسٹنٹ۔ سکولوں اور متفرق کام کے لئے مسیحی ؛

(۲) دو مسیحی استاد دیہاتی سکولوں مین کام کرنے کیلئے

(۳) ایک استاد گوجرہ نائٹ سکول میں انگریزی اور اردو پڑھانے کیواسطے ہندو ہو یا مسلمان ہو ؛

(۴) دو مسیحی استاد علاقہ میں کام کرنے کے لئے ؛

تنخواہ انٹرنس پاس کو ۲۵ مڈل پاس کو ۱۵ پرائمری پاس کو ۱۰ سالاونس اس سے الگ ہیں ایک سال کی آزمائش کے بعد مشن کے ساتھ پورا تعلق ہوگا اور منظوری کی نوکری ہو جاوے گی ترقی کا میدان وسیع ہوگا۔

درخواستین حسب ذیل پتہ پر آنی چاہئیں ؛

وارث الدین۔ گوجرہ ضلع لائیل پور

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو اردو اور انگریزی زبانون میں مسیحی کارندون کی خاطر شایع ہوتا ہے۔ اِس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندون کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی علمی استعانت کرے۔ نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبرین اس میں خصوصًا درج ہوتی ہیں۔ سنڈے سکول اور کرسچین اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دیجاتی ہے ؛

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے ۲ سالانہ

اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو ۱؍ ۸ سالانہ

〃 پچیس روپیہ سے کم ہو ۱؍ 〃

〃 پندرہ روپیہ سے کم ہو ۱۲ 〃

〃 نو روپیہ سے کم ہو ۸ 〃

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے ؛

پادری ای جی میگاؤ الوڈہ یوپی (صوبجات)

پریسبٹیرین بیوگان و یتامی کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۴۴ء میں قائم ہوا ہے جس میں سو سے زیادہ اشخاص اِس میں شریک ہیں۔ ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۲۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۷۰ ہزار روپیہ سے زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اسوقت اس فنڈ میں پچاس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈ سے بہہ ارزان ہے۔ ہندکا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے۔ مردونکو ہر سال میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتیمی میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کر دیا جاتا ہے ؛

پادری والٹر جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجنگ ڈائرکٹر۔ نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ گا

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک 〃 گا ۱؍ 〃 ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھوان حصہ	گا	ہر	ے
چوتھائی کالم	ہر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	مہ
پورا صفحہ	مہ	مہ	لمہ

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ۲ اور مابعد کیلئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول ۱۲

〃 〃 〃 〃 معہ محصول ۱؍

〃 سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

مُمیرے کا سُرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام — پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

پانچ ہزار روپیہ انعام — پانچ ہزار روپیہ انعام

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے دو روپیہ ہیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خاص پیشگی تولہ ہم خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کیواسطے اخبار کا حوالہ ضرور

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟ — تازہ سندات

(۱) میرے ممیرے کا سرمہ جو کہ ڈاکٹر میا سنگھ صاحب نے خود بنایا آپ خود اور دست سے مریضوں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی بیماری کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا میں انکو جنکی آنکھوں میں خرابی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا اور سچ مچ آپنے اس قدر سستے داموں میں یہہ سرمہ ایجاد کر کے ملک و قوم پر بڑا احسان کیا ہے اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اوٹھاویں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں ۔

راقم پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور

(۲) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب زاد لطفکم تسلیم بعد تسلیم عرض ہے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پی ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا حد درجہ کا مفید ہوا بلکہ صحت بھی ہو گئی تو آپکا اعتبار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی سرخی چشم و پڑوال کی کھجلی ٹیس اور پڑ بجھم شروع کر گیٹ ابتدائی موتیا بند میں بھی مفید ہے ۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا تیسرے دن فرق معلوم ہوا واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیں ۔

راقم ڈاکٹر ریاض الدین مقام کرانک ضلع جہلم سرحد ملک چین

(۳) جناب پروفیسر صاحب تسلیم آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے وضع ناخنہ تھا کئی لوشن کاسٹک لوشن بورک لوشن لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا ۔

راقم ڈاکٹر نواز شن علی پنشنر مقام دیوبند ۔

(۴) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپکے یہاں سے سرمہ سفید ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی ۔ آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہوتا ۔ واقعی یہہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھ کیلئے اور کوئی دوا نہیں ہے ۔

راقم مہاراج کنور جیتندر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجگواں اودھ

(۵) جناب سردار صاحب تسلیم آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہہ سرمہ کمزوری چشم کیلئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بہت کمزور تھیں میں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا ۔ اب میری یہہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب لیسین محمد خان صاحب رئیس اعظم ریاست بھوپال ۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا ۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء میں جمع کیا گیا ہے ۔

پادری آر ۔ ڈی ۔ ٹرلیپی ۔ صاحب اڈیٹر و مہتمم نور افشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائیلی برادرس کے چھپا

